جادو یا نفسیاتی استحصال (Manipulation)؟ سماجی غلط فہمیوں کا ازالہ

مختلف معاشروں اور ثقافتوں میں جب لوگ استحصال، دھوکہ دہی یا مسلسل بدقسمتی کا شکار ہوتے ہیں، تو عموماً ان کی جانب سے یہی جواز پیش کیا جاتا ہے کہ: "یہ ضرور جادو کا اثر ہے"۔ کوئی سمجھتا ہے کہ کسی نے ان پر سحر کر دیا ہے، ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا ہے یا ان کی کامیابی کی راہ میں بندش لگا دی ہے۔ یہ عقیدہ نیا نہیں ہے، بلکہ اس کی جڑیں صدیوں پرانی توہم پرستی اور خوف میں پیوست ہیں۔ لیکن کیا انسانی رویوں کو ان دیکھے طلسمات سے جوڑنا واقعی ہماری مدد کرتا ہے؟ یا یہ ہمیں ہیرا پھیری، اعتماد اور ذمہ داری کے اصل حقائق سے بھٹکا دیتا ہے؟

لوگ "جادو" کو موردِ الزام کیوں ٹھہراتے ہیں

جب کوئی شخص طویل عرصے تک ناانصافی سہتا ہے — جیسے کہ دھوکہ کھانا، کسی کے قابو میں رہنا یا فریب کا شکار ہونا — تو دیکھنے والے اکثر یہ کہتے ہیں: "وہ ضرور کسی کے سحر کے زیرِ اثر ہے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے نظر نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟"

یہ ردعمل دراصل ایک فطری الجھن کا نتیجہ ہے: ہم تصور بھی نہیں کر پاتے کہ کوئی اتنی تکلیف کیسے برداشت کر سکتا ہے، اس لیے ہم فرض کر لیتے ہیں کہ اس میں ضرور کسی مافوق الفطرت مداخلت کا ہاتھ ہو گا۔ تاہم، اکثر و بیشتر اس کی اصل وجہ نفسیاتی، جذباتی یا سماجی عوامل میں چھپی ہوتی ہے:

- **غلط شخص پر بے جا بھروسہ۔**
- **سادگی یا تجربے کی کمی۔**
- **جذباتی وابستگی یا تبدیلی کا خوف۔**
- **جھوٹ یا ظاہری دلکشی کے ذریعے نفسیاتی استحصال (Manipulation)۔**

"جادو" کو موردِ الزام ٹھہرا کر ہم اس کڑوی حقیقت کا سامنا کرنے سے نظریں چراتے ہیں کہ انسان دھوکہ دے سکتا ہے — اور یہ کہ ہم خود بھی دھوکہ کھا سکتے ہیں۔

ایمان یا توہم پرستی

مذہبی تناظر میں، حفاظتی تدابیر میں دعائیں، اذکار اور اللہ کی پناہ طلب کرنے والی آیات شامل ہیں۔ مثال کے طور پر، **معوذتین** (قرآن مجید کی آخری دو سورتیں) کی تلاوت کو اللہ کے حضور حفاظت کی ایک قلبی التجا کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ تاہم، مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب ان اعمال کو محض "کرشماتی کلمات" سمجھ لیا جائے: یعنی ایسے الفاظ جو بغیر سمجھے، بغیر ایمان اور بغیر اخلاص کے دہرائے جائیں۔

یہ خطرہ بہت لطیف ہے: جب مذہب کو اس کے اصل مفہوم سے محروم کر دیا جائے تو وہ توہم پرستی میں بدل جاتا ہے۔ پختہ یقین کے بغیر مانگی گئی دعا اور بغیر سوچے سمجھے کی جانے والی توہم پرستی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ حقیقی ایمان صرف رسم کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ اس بھروسے کا نام ہے جو انسان کے عمل سے ظاہر ہو — یہ یقین کہ اللہ ہی کائنات کا نظام چلا رہا ہے اور وہی اصل محافظ ہے۔

عملی مشق: توہم پرستی سے فکری وضاحت تک

اگلی بار جب آپ خود کو یا کسی اور کو یہ کہتے سنیں کہ "یہ ضرور جادو ہے،" تو ایک لمحے کے لیے رک کر خود سے یہ سوالات پوچھیں:

1. کیا یہ صورتحال جادو کے بجائے نفسیاتی استحصال (Manipulation)، خوف یا کسی پر ضرورت سے زیادہ انحصار کا نتیجہ ہو سکتی ہے؟
2. کیا میں ان چیزوں کا ذمہ دار "سحر و آسیب" کو ٹھہرا رہا ہوں جو دراصل انسانی فیصلوں کا نتیجہ ہیں؟
3. میں دعا اور غور و فکر کو محض ایک "حفاظتی حصار" کے طور پر استعمال کرنے کے بجائے، بصیرت، ہمت اور اللہ کی ہدایت حاصل کرنے کے لیے کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟

مسئلے کو نئے زاویے سے دیکھ کر ہم اپنی ذمہ داری کو تسلیم کرتے ہیں — اور خود کو اس قابل بناتے ہیں کہ حقیقی حل تلاش کر سکیں۔

اصل معرکے کی پہچان

توہم پرستی اکثر ہمیں اصل معرکے سے دور کر دیتی ہے، اور وہ معرکہ سچ اور جھوٹ، دیانت اور فریب، اور ایمان اور خوف کے درمیان ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نقصان دہ رویوں سے پیچھا نہیں چھڑا پا رہا، تو ضروری نہیں کہ اس کی وجہ "جادو" ہو، بلکہ اس کی وجہ سیکھنے سے گریز، آرام طلبی پر انحصار یا تلخ حقائق کا سامنا کرنے سے انکار بھی ہو سکتا ہے۔

مشورہ: دوسروں پر "سحر زدہ" ہونے کا لیبل لگانے کے بجائے، ان سے ہمدردانہ گفتگو کی کوشش کریں: "آپ کو اس شخص پر اتنا گہرا بھروسہ کیوں ہے؟ وہ کون سی باتیں ہیں جو آپ کو قائل کرتی ہیں؟" ان کا نقطہ نظر سننے سے اکثر ان کے سوچنے کے اسباب واضح ہو جاتے ہیں—اور بسا اوقات ان کے (یا ہمارے) وہ پہلو بھی سامنے آ جاتے ہیں جن سے ہم اب تک غافل تھے۔

حاصلِ فکر

جادو، اس مفہوم میں کہ وہ انسانی عقل کو معطل کرنے والی کوئی پوشیدہ طاقت ہے، ایک آسان وضاحت تو ہو سکتی ہے مگر یہ انسان کو مضبوط بنانے والی سوچ نہیں ہے۔ یہ چیز لوگوں کو ان قوتوں کا ایک مجبور شکار بنا دیتی ہے جو ان کے اختیار سے باہر ہیں۔ اس کے برعکس، نفسیاتی استحصال (Manipulation) کو پہچاننا ہمیں ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے: یہ ہمیں سوال کرنے، سیکھنے اور عقل و ایمان دونوں کے ذریعے اپنی حفاظت کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

حقیقی تحفظ تعویذوں سے نہیں بلکہ فکری وضاحت، اخلاص اور اللہ کی فعال تدبیر پر بھروسے سے حاصل ہوتا ہے۔ توہم پرستی خوف کو جنم دیتی ہے، جبکہ ایمان آزادی کو پروان چڑھاتا ہے۔